© rasailojaraid.com

دسمبر کا غروب

یہ وداعِ سال کا منظر یہ میلا جھٹپٹا
زیرِ لب نوحہ سرا ہیں شام کی خاموشیاں
ایک رنگِ حزن میں
ڈوبی ہے ساری کائنات
برفِ شب کے ہلکے ہلکے خوف سے
ٹہنیوں میں میٹھی چہکاریں ہیں افسردہ خموش
اور خلائے بیکراں کی وسعتوں کا رہ نورد
آفتابِ زرد
گردش سے ہے واماندہ نڈھال
جس کے خوں کو ڈس گئی ہے
زردیٔ زہرِ زوال
چپکے چپکے لحدِ مغرب میں اترجانے کو ہے
اے رفیقِ شامِ صحرا اے نگارِ آرزو
یہ زمستاں کی ہوائیں یہ دسمبر کا غروب
سانحہ سا بن گئے کیوں دیدہ و دل کے لئے
دل میں جاگ اٹھا ہے کیوں موہوم سا دردِ فراق
کیا وداع ہوتا ہے تقدیر جہانِ آب و گل
کیا کوئی شے چند لمحوں میں جدا ہو جائے گی
تا ابد جو پھر نہ واپس آئے گی
جانے والے سال کی اے آخری شام، الوداع

پروفیسر تاثیر وجدان

*

© rasailojaraid.com